Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
(Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org

۱۰۰۵
۔ رسول
اکرم!
ہم اہلبیت(ع) کی محبت گناہوں کو محو کردیتی ہے اور نیکیوں کو دگنا کردیتی ہے۔(امالی طوسی (ر) ص
۱۶۴
/
۲۷۴
روایت علی بن مہدی ، ارشاد القلوب ص
۲۵۳
)۔
۱۰۰۶
۔ امام حسن (ع
)!
خدا کی قسم ہماری محبت ہر ایک کو فائدہ پہنچا دیتی ہے چاہے وہ ارض دیلم کا قیدی غلام کیوں نہ ہواور ہماری محبت اولاد آدم (ع) کے گناہوں کو اس طرح گرادیتی ہے جس طرح ہوا درخت سے پتے گرادیتی ہے۔(اختصاص ص
۸۲
، رجال کشی (ر)
۱
ص
۳۲۹
/
۱۷۸
روایت ابوحمزہ ثمالی)۔
۱۰۰۷
۔ امام زین العابدین (ع)! جو ہم سے برائے خدا محبت کرے گا اسے محبت ضرور فائدہ پہنچائے گی چاہے دیلم کے پہاڑوں پر کیوں نہ ہو اور جو کسی اور غرض سے محبّت کرے گا تو اس کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ہم اہلبیت (ع) کی محبت گناہوں کو یوں گرادیتی ہے جس طرح ہوا درخت کے پتوں کو گرادیتی ہے۔ (بشارۃ المصطفیٰ ص
۳
ابوزرین ، شرح الاخبار
۲
ص
۵۱۳

/
۹۰۶
روایت علی بن حمزہ عن الحسین (ع))۔
۱۰۰۸
۔ امام باقر (ع
)!
ہم اہلبیت (ع) کی محبت سے گناہ معاف کئے جاتے ہیں ۔(امالی طوسی (ر) ص
۴۵۲
/
۱۰۱۰
،
بشارۃ المصطفیٰ ص
۶۷
روایت خالد بن طہاز ابوالعلاء الخفاف)۔
۱۰۰۹
۔ امام صادق (ع) (ع)! ہم اہلبیت (ع) کی محبت بندوں کے گناہوں کو اسی طرح گرادیتی ہے جس طرح تیز ہوا درخت کے پتوں کو گرا دیتی ہے۔(ثواب الاعمال ص
۲۲۳
/
۱
، قرب الاسناد ص
۳۹
/
۱۲۶
، بشارۃ المصطفیٰ ص
۲۷۰
روایات بکر بن محمد ازدی)۔
۱۰۱۰
۔ امام صادق (ع
)!
جو شخص خدا کے لئے ہم سے اور ہمارے دوستوں سے محبت کرے اور اس کی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو یا اسی طرح ہمارے دشمنوں سے صرف برائے خدا دشمنی کرے اور اس کی کوئی ذاتی عداوت نہ ہو اور اس کے بعد روز قیامت بقدر ریگ صحرا و زبد در یا گناہ لے کر آئے تو بھی خدا اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔(امالی طوسی (ر)
۱۵۶
/
۲۵۹
، بشارۃ المصطفیٰ ص
۹۰
، روایت حسین بن مصعب ، ارشاد القلوب ص

۲۵۳
اعلام الدین ص
۴۴۸
، ثواب الاعمال ص
۲۰۴
/
۱
روایت صالح بن سہل ہمدانی)۔

1011
۔ امام باقر (ع
)!
جو شخص بھی ہم سے محبت کرتاہے، اللہ اس کے دل کو پاک کردیتاہے اور جس کے دل کو پاک کردیتاہے وہ ہمارے لئے سراپا تسلیم ہوجاتاہے اور جب ایسا ہوجاتا ہے تو پروردگار اسے سختی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنادیتاہے۔(کافی
1
ص
194
/
1
ابوخالد کابلی)۔
1012
۔ امام صادق (ع
)!
کوئی شخص بھی ہم سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہماری منزل میں اور ہمارے زیر سایہ ہوگا، خدا کی قسم جو شخص بھی ہم سے محبت کرے گا پروردگار اس کے دل کو پاکیزہ بنادے گا اور جب ایسا کردے گا تو وہ سراپا تسلیم ہوجائے گا اور جب ایسا ہوجائے گا تو اسے سختی حساب اور ہول قیامت سے محفوظ بنادے گا اور اس امر کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوگا جب سانس حلق تک پہنچ جائے گی ۔(دعائم الالسلام
1
ص
73
، شرح الاخبار
3
ص
471
/
1367
روایت عبدالعلی بن الحسین)۔

1013

۔ امام علی (ع

)!

جب آیت کریمہ " الا بذر اللہ تطمئن القلوب" نازل ہوئی تو رسول اکرم نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جو خدا و رسول اور میرے اہلبیت (ع) سے سچی محبت

کرتاہے اور جھوٹ نہیں بولتاہے اور مومنین سے بھی حاضر و غائب ہر حال میں محبت کرتاہے کہ مومنین ذکر خدا ہی سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ۔(کنز العمال

2

ص

442

/

4448

، در منثور

2

ص

642

، جعفریات ص

224

)۔

1014

۔ امام صادق (ع

)!

آیت کریمہ کے نزول کے بعد رسول اکرم نے حضرت علی (ع) سے فرایا کہ تمھیں معلوم ہے کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

عرض کی کہ خدا اور اس کا رسول بہتر جانتاہے ! فرمایا جو شخص میرے اقوال کی تصدیق کرے ، مجھ پر ایمان لے آئے اور تم سے اور تمھاری اولادسے محبت کرے اور سارے امور کو تم لوگوں کے حوالہ کردے۔(تفسیر فرات کوفی ص

207

/

374

روایت محمد بن القاسم بن عبید)۔

1015

۔ انس بن

مالک!

رسول اکرم نے مجھ سے آیتہ " الا بذکر اللہ " کے بارے میں دریافت کیا کہ فرزند ام سلیم تمھیں معلوم ہے کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں ؟

میں نے عرض کی حضور آپ فرمائیں ؟ فرمایا ہم اہلبیت (ع) اور ہمارے شیعہ۔(بحارا النوار

35

ص

405

/
29
/
23
ص
184
/
48
، تاویل الآیات الظاہرہ ص
239
، البرہان
2
ص
291
/
2
روایت ابن عباس)۔
نوٹ ! بظاہر ابن عباس کا نام سہواً درج ہوگیا ہے اس لئے کہ ابن عباس ام سلیم سے مراد انس بن مالک ہے جیسا کہ تہذیب الکمال
3
ص
353
/
568
میں واضح کیا گیاہے۔؟

1016
۔ امام صادق (ع
)!
جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا اور ہماری محبت کو اپنے دل میں ثابت کرے گا اس کی زبان سے حکمت کے چشمے جاری ہوں گے اور اس کے دل میں ایمان ہمیشہ تازہ رہے گا ۔(محاسن
1
ص
134
/
167
روایت فضیل بن عمر)۔

1017

۔ رسول
اکرم!
میرے اہلبیت (ع) اور میری ذریت کی محبت کمال دین کا سبب بنتئ ہے۔(امالی صدوق (ر) ص
161
/
1
روایت حسن بن عبداللہ)۔
1018
۔ رسول
اکرم!
میرے قبیلہ ، میرے اہلبیت(ع) اور میری ذریت کی فضیلت ویسی ہی ہے جیسے دنیا کی ہر شے پر پانی
کی فضیلت ہے کہ ہر شے کی زندگی کا دارو مدار پانی پر ہے۔(اسی طرح میرے اہلبیت (ع) ، عشیرہ اور ذریت کی محبت
سے کمال دین حاصل ہوتاہے۔ (اختصاص ص
37
)۔

1019
۔ عبداللہ بن
الولید!
میں امام صادق (ع) کی خدمت میں مروان کے دور حکومت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں نے عرض
کیا کہ میں اہل کوفہ میں سے ہوں!
فرمایا کہ کوفہ سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والا کوئی شہر نہیں ہے خصوصاً یہ ایک جماعت جسے خدا نے ہمارا
عرفان عنایت فرمایاہے جبکہ تمام لوگ جاہل تھے۔ تم لوگوں نے ہم سے محبت کی جب لوگ نفرت کررہے تھے، ہمارا
اتباع کیا جب لوگ مخالفت کررہے تھے، ہماری تصدیق کی جب لوگ تکذیب کررہے تھے، خدا تمھیں ہماری جیسی حیات
و موت عنایت کرے۔
یاد رکھو کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی خنکی چشم اور سکون قلب کو اس وقت
دیکھے گا جب سانس آخری مرحلہ تک پہنچ جائے گی ، پروردگار نے ارشاد فرمایاہے کہ ہم نے ہر رسول کے لئے ازواج
اور ذریت قرار دی ہے۔رعد ص
38
اور ہم ذریت رسول اللہ میں ۔(کافی
8
ص
81
/
38
امالی طوسی (ر) ص
144
/
234

، بشارة المصطفیٰ ص
82
)۔
واضح رہے کہ بشارة المصطفیٰ میں مروان کے بجائے بنئ مروان کا ذکر ہے اور یہی صحیح ہے کہ امام صادق (ع) کی ولادت عبدالملک بن مروان کے دور میں ہوئی ہے۔!

1020
۔ رسول اکرم ۔ میری شفاعت میری امت میں صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے
اہلبیت (
ع) سے محبت کرنے والے ہیں اور میرے شیعہ ہیں
۔ (تاریخ
بغداد
2
ص
146
) ۔
1021
۔ رسول اکرم ، ہم اہلبیت (ع) کی محبت اختیار کرو کہ جو ہماری محبت لے کر میدان قیامت میں وارد ہوگا ، وہ ہماری شفاعت سے داخل جنت ہوجائے گا ، (المعجم الاوسط
2
ص
360
/
2230
روایت ابن ابی لیلیٰ ، امالی مفید (ر)
13
/
1
، امالی طوسی (ر)
187
/
314
، المحاسن
1
ص
134
/
169
، بشارة المصطفیٰ ص

100
، ارشاد القلوب ص
254
) ۔
1022
۔ امام علی (ع)! روز قیامت اپنے اعمال کی بناپر شفاعت کے لئے ہماری تلاش میں پریشان نہ ہونا، ہمیں بھی حق شفاعت حاصل ہے اور ہمارے شیعوں کو بھی ہم سے حوض کوثر پر ملاقات کرنے میں سبقت کرو کہ ہم اپنے دشمنوں کو وہاں سے ہنکا دیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے۔ (الخصاص
614
/
624
/
10
روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم عن الصادق (ع))۔

1023
۔ رسول
اکرم!
تم میں سب سے زیادہ نورانیت کا حامل وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ اہلبیت (ع) سے محبت کرنے والا ہوگا ۔
(شواہد التنزیل
2
ص
310
/
948
از سالم)۔
1024
۔ رسول
اکرم!
آگاہ ہوجاؤ کہ خدا کی قسم کوئی بندہ میرے اہلبیت(ع) سے محبت نہیں کرتاہے مگر یہ کہ پروردگار اسے ایک نور عطا کردیتاہے جو حوض کوثر تک ساتھ رہتاہے اور اسی طرح دشمن اہلبیت (ع) کے اور اپنے درمیان حجاب حائل کردیتاہے۔(شواہد التنزیل
2
ص
310
/
947
روایت ابوسعید خدری)۔

1025

۔ رسول

اکرم!

جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا پروردگار اسے روز قیامت مامون و محفوظ اٹھائے گا۔(عیون اخبار الرضا (ع)

2

ص

58

/

220

از ابومحمد الحسن بن عبداللہ بن محمد بن العباس الرازی التمیمی عن الرضا (ع))۔

1026

۔ رسول

اکرم!

آگاہ رہو کہ جو آل محمد سے محبت کرتاہے وہ حساب، میزان اور صراط سے محفوظ ہوجاتاہے، فضائل الشیعہ

27

/

1

، بشارة المصطفیٰ ص

37

، مأئة منقبة ص

149

، اعلام الدین ص

264

، ارشاد القلوب ص

235

، مناقب خوارزمی

73

/

51

، مقتل خوارزمی

1

ص

40

، فرائد السمطین

2

ص

258

/

526

روایات ابن عمر)۔
1027
۔ رسول
اکرم!
میری اور میرے اہلبیت (ع) کی محبت سات مقامات پر کام آنے والی ہے جن کا ہوں انتہائی عظیم ہے، وقت مرگ ، قبر ، وقت نشر ، وقت نامۂ اعمال ، وقت حساب، میزان ، صراط ۔(خصال
360
/
49
، امالی صدوق (ر)
18
/
3
، بشارة المصطفیٰ ص
17
روایت جابر عن الباقر (ع) ، روضة الواعظین ص
297
، جامع الاخبار
513
/
1441
، کفایة الاثر ص
108
روایت واثلہ بن الاسقع)۔
1028
۔ امام صادق (ع)! ہم اہلبیت (ع) کی محبت سے مقامات پر فائدہ ہونے والا ہے، خدا کے سامنے، موت کے وقت ، قبر میں ، روز حشر، حوض کوثر پر ، میزان پر ، صراط پر ۔(المحاسن
1
ص
250
/
471
روایت محمد بن الفضل الہاشمی)۔

1029
۔ رسول
اکرم!
تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثبات قدم والا وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھے سے اور میرے اہلبیت(ع) سے محبت کرنے والا ہوگا۔(جامع الاحادیث قمی ص

231
)۔
1030
۔ رسول
اکرم!
تم میں سب سے زیادہ صراط پر ثابت قدم سب سے زیادہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرنے والا ہوگا۔(فضائل الشیعہ
48
/
3
روایت اسماعیل بن مسلم الشعیری، الجعفریات ص
182
، نوادر راوندی ص
95
، کامل ابن عدی
6
/
2304
روایت موسیٰ بن اسماعیل ، کنز العمال
2
ص
97
/
63
341
، صواعق محرقہ ص
187
، احقاق الحق
18
/
459
)۔
1031
۔ رسول
اکرم!
ہم اہلبیت (ع) سے جس نے بھی محبت کی اس کا ایک قدم پھسلنے لگے گا تو دوسرا ثابت ہوجائے گا یہاں تک کہ خدا اسے روز قیامت نجات دیدے۔(در الاحادیث النبویہ ص
51
)۔
1032

۔ امام صادق (ع
)!
ہمارا کوئی دوست ایسا نہیں ہے جس کے دونوں قدم پھسل جائیں بلکہ جب ایک قدم پھسلنے لگتاہے تو دوسرا ثابت ہوکر اسے سنبھال لیتاہے۔(دعائم الاسلام ص
163
)۔

1033
۔ رسول
اکرم!
روز قیامت پروردگار فاطمہ (ع) کو آواز دے گا کہ جو چاہو مانگ لو میں عطا کردوں گا ! تو فاطمہ (ع) کہیں گی کہ خدایا تجھ ہی سے ساری امیدیں وابستہ ہیں اور تو امیدوں سے بھی بالاتر ہے، میرا سوال صرف یہ ہے کہ میرے اور میری عترت کے محبون پر جہنم کا عذاب نہ کرنا ؟ تو آواز آئے گی ، فاطمہ (ع) ! میری عزّت و جلال اور بلندی کی قسم، میں نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے سے یہ عہد کررکھاہے کہ تیرے اور تیری اولاد کے دوستوں پر جہنم کا عذاب نہیں کروں گا۔(تاویل الآیات الظاہرہ روایت ابوذر)۔
1034
۔ بلال بن
حمامہ!
ایک دن رسول اکرم ہمارے درمیان مسکراتے ہوئے تشریف لائے تو عبدالرحمان بن عوف نے عرض کی کہ حضور آپ کے مسکرانے کا سبب کیا ہے؟
فرمایا میرے پاس پروردگار کی بشارت آئی ہے کہ مالک نے جب علی (ع) و فاطمہ (ع) کا عقد کرنا چاہا تو ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ درخت طوبیٰ کو ہلائے۔اس نے ہلایا تو بہت سے اوراق گر پڑے اور ملائکہ نے انھیں چن لیا، اب روز قیامت ملائکہ تمام مخلوقات کو دیکھیں گے اور جسے محبت اہلبیت (ع) پائیں گے اسے یہ پروانہ دیدیں گے جس پر جہنم سے برائت لکھی ہوگی میرے بھائی ، ابن عم اور میری بیٹئ کی طرف سے جو میری امت کے مرد و زن کو عذاب جہنم سے آزادی دلانے والے ہوں گے۔(تاریخ بغداد
4
ص
410
، اسدالغابہ
1
ص
415
/
492
، ینابیع الموده
2
ص
460
/

278
، مناقب خوارزمی
231
/
361
، مناقب ابن شہر آشوب
3
ص
346
، مائئہ منقبہ ص
145
، الخرائج والجرائح
2
ص
356
/
11
)۔
1035
۔امام صادق (ع)! خدا کی قسم کوئی بندہ اللہ و رسول کا چاہنے والا اور ائمہ سے محبت کرنے والا ایسا نہیں ہوسکتاہے جسے آتش جہنم مس کرسکے۔(رجال نجاشی
1
ص
138
روایت الیاس بن عمرو البحلئ، شرح الاخبار
3
ص
463
/
1355
روایت حضرمی)۔

1036
۔ امام علی (ع)! رسول اکرم نے حسن (ع) و حسین (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے ، ان دونوں سے اور ان کے والدین سے اور ان کے والدین سے محبت کرے گا وہ روز قیامت میرے ساتھ درجہ میں ہوگا۔(سنن ترمذی
5
ص
641
/

37733

، مسند احمد بن حنبل

1

ص

168

/

576

، فضائل الصحابہ ابن حنبل

2

ص

694

/

1185

، تاریخ بغداد

13

/

287

، مناقب خوارزمی ص

138

/

156

، تاریخ دمشق حالات امام حسن (ر) ص

52

/

95

،

96

، امالی صدوق (ر) ص

190

/

11

، بشارة المصطفیٰ ص

32

روایت علی بن جعفر عن الکاظم (ع) ، احقاق الحق

9

ص

174

)۔

1037

۔ امام علی (ع
)!
رسول اکرم نے فرمایا کہ ہم فاطمہ (ع) ، حسن (ع) ، حسین (ع) اور ہمارے دوست ایک مقام پر جمع ہوں گے اور کھانے پینے میں مصروف رہیں گے یہاں تک کہ تمام بندوں کا حساب ہوجائے ، ایک شخص نے یہ سنا تو کہنے لگا کہ پھر حساب و کتاب کا کیا ہوگا؟ تومیں نے کہا صاحب یاسین کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسی ساعت داخل جنت کردیے گئے ۔(المعجم الکبیر
3
ص
41
/
2623
از عمر بن علی ، تہذیب تاریخ دمشق
4
ص
213
)۔
1038
۔ رسول اکرم میرے پاس حوض کوثر پر میرے اہلبیت (ع) اور ان کے چاہنے والے برابر سے وارد ہوں گے
۔ (مقاتل
الطالبیین ص
76
، شرح نہج البلاغہ معتزلی
16
ص
45
روایت سفیان، ذخائر العقبئص
18
، کتاب الغارات
2
ص
586
، مناقب امیر المومنین (ع) کوفی
2
ص
192
/
614
) ۔
1039

۔ رسول
اکرم!
جو مجھ سے اور میرے اہلبیت(ع) سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رہے گا۔(کفایة الاثر ص
35
روایت ابوذر)۔
1040
۔ رسول
اکرم!
جو ہم اہلبیت (ع) سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہوگا اور ہمارے ساتھ داخل جنّت ہوگا۔ (کفایة الاثر ص
296
از محمد بن ابی بکر از زید بن علی)۔
1041
۔ رسول
اکرم!
جوہم سے محبت کرے گا وہ قیامت میں ہمارے ساتھ ہوگا اور اگر کوئی انسان کسی پتھر سے بھی محبت کرے گا تو اسی کے ساتھ محشور ہوگا، (امالی صدوق (ر) ص
174
/
9
روایت نوف ، روضة الواعظین ص
457
، مشکٰوة الانوار ص
84
)۔
1042
۔
ابوذر!
میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایسے افراد سے محبت کرتاہوں جن کے اعمال تک نہیں پہنچ سکتاہوں تو اب کیا کروں ؟ فرمایا ، ابوذر ! ہر انسان اپنے محبوب کے ساتھ محشور ہوگا اور اعمال کے مطابق جزا پائے گا۔
میں نے عرض کی کہ میں اللہ ، رسول اور اس کے اہلبیت (ع) سے محبت کرتاہوں ؟ فرمایا تمھارا انجام تمھارے محبوبوں کے ساتھ ہوگا ۔ (امالی طوسی (ر)
632
/
1303
، کشف الغمہ
2
ص

41
)۔
1043
۔ امام حسین (ع
)!
جو ہم سے دنیا کے لئے محبت کرے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ دنیادار ہیں جن کے دوست نیک اور فاجر سب ہوتے ہیں اور جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے اسے معلوم رہنا چاہیئے کہ قیامت کے دن ہمارے برابر میں ہوگا جس طرح کی ہاتھ کی دو انگلیاں۔(المعجم الکبیر
3
ص
135
/
2880
روایت بشر بن غالب)۔
1044
۔ امام حسین (ع
)!
جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا وہ ہمارے ساتھ دو برابر کی انگلیوں کی طرح رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوگا اور جو ہم سے دنیا کیلئے محبت کرے گا تو دنیا نیک و بد سب کے لئے ہے۔(امالی طوسی
253
/
455
)۔ بشارۃ المصطفیٰ ص
123
روایت بشر بن غالب)۔
1045
۔ امام حسین (ع
)!
جو ہم سے محبت کرے اور صرف خدا کے لئے کرے وہ ہمارے ساتھ برابر سے روز قیامت محشور ہوگا اور جوہم سے صرف دنیا کے لئے محبت کرے گا اس کا حساب ایسے ہی ہوگا جیسے میزان عدالت میں ہر نیک و بد کا حساب ہوگا۔(محاسن
1
ص
134
/
168
)۔
1046
۔ امام زین العابدین (ع)! مختصر سی بات یہ ہے کہ جو ہم سے بغیر دنیاوی لالچ کے محبت کرے گا اور ہمارے دشمن

سے بغیر ذاتی کدورت کے دشمنی رکھے گا وہ روز قیامت حضرت محمد ، حضرت ابراہیم (ع) اور حضرت علی (ع) کے ساتھ محشور ہوگا۔ (محاسن
1
ص
267
/
517
روایت ابوخالد کابلی)۔
1047
۔ برید بن معاویہ
البجلی!
میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک ایک شخص خراسان سے پیدل چل کر وارد ہوا اس طرح اس کے دونوں پیر زخمی ہوچکے تھے، کہنے لگا کہ میں اس عالم میں صرف آپ اہلبیت (ع) کی محبت میں حاضر ہوا ہوں۔
فرمایا خدا کی قسم ہم سے کوئی پتھر بھی محبت کرے گا تو روز قیامت ہمارے ہی ساتھ محشور ہوگا کہ دین محبت کے علاوہ اور کیاہے۔ (تفسیر عیاشی
1
ص
167
/
27
)۔
1048
۔ امام صادق (ع)! جو ہم سے اس طرح محبت کرے کہ اس کی بنیاد نہ کوئی قرابتداری ہو اور نہ ہمارا کوئی احسان، صرف خدا و رسول کے لئے محبت کرے تو روز قیامت ہمارے ساتھ ہاتھ کی دو انگلیوں کی طرح محشور ہوگا۔ (اعلام الدین ص
260
روایت عبیدہ بن زرارہ)۔
1049
۔ یوسف بن ثابت بن ابی سعید ، امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے آپ کے پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ ہم آپ سے قرابت رسول اور حکم خدا کی بناپر محبت کرتے ہیں اور ہمارا مقصد ہرگز کسی دنیا کا حصول نہیں ہے، صرف رضاء الہی اور آخرت مطلوب ہے اور ہم اپنے دین کی اصلاح چاہتے ہیں ۔
تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے یقیناً سچ کہا ہے، اب جو ہم سے محبت کرے گا وہ روز قیامت دو انگلیوں کی طرح ہمارے ساتھ ہوگا۔ (کافی
8
ص
106
/
80
، تفسیر عیاشی

2
ص
69
/
61
)۔
1050
۔ حکم بن عتیبہ، میں امام باقر (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا تو گھر حاضرین سے چھلک رہا تھا کہ ایک مرد بزرگ عصا پر تکیہ کئے ہوئے حاضر ہوئے اور دروازہ پر کھڑے ہوکر آواز دی ، سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اور رحمت و برکات الہیہ آپ پر ، اس کے بعد خاموش ہوگئے تو امام نے فرمایا علیک السلام و رحمة اللہ و برکاتہ ، اس کے بعد مرد بزرگ نے تمام حاضرین کو سلام کیا اور چپ ہوگئے تو حاضرین نے جواب سلا م دیا۔
اس کے بعد امام کی طرف رخ کر کے عرض کی فرزند رسول ! میں آپ پر قربان ! مجھے قریب جگہ دیجیئے کہ میں آپ سے محبت کرتاہوں اور آپ کے دوستوں سے محبت کرتاہوں اور خدا گواہ ہے کہ اس میں کوئی طمع دنیا شامل نہیں ہے اور اسی طرح آپ کے دشمنوں سے اور آپ کے دوستوں کے دشمنوں سے نفرت کرتاہوں اور اس میں کوئی ذاتی عداوت شامل نہیں ہے ، میں آپ کے حلال و حرام کا پابند اور آپ کے حکم کا منتظر رہتاہوں کیا میرے لئے کوئی نیکی کی امید ہے۔
فرمایا ۔ میرے قریب آؤ، اور قریب آؤ، یہ کہہ کر اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا کہ ایسا ہی سوال میرے پدر بزرگوار سے ایک بزرگ نے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر تم اسی عالم میں دنیا سے چلے گئے تو رسول اکرم ، حضرت علی (ع) ، حضرت حسن (ع) و حسین (ع) اور علی بن الحسین (ع) کے پاس وارد ہوگے۔ تمھارا دل ٹھنڈا ہوگا، روح مطمئن ہوگی اور آنکھیں خنک ہوں گی ، تمھارا استقبال راحت و سکون کے ساتھ نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور اگر زندہ رہ گئے تو وہ کچھ دیکھوگے جس میں خنکی چشم ہو اور ہمارے ساتھ بلندترین منزل پر ہوگے۔
اس بزرگ نے کہا حضور دوبارہ فرمائیں ... آپ نے تکرار فرمائی ... اس نے کہا اللہ اکبر ، اے ابوجعفر ، میں مرکز رسول اکرم حضرت علی (ع) امام حسن (ع) و حسین (ع) اور علی بن الحسین (ع) کی خدمت میں وارد ہوں گا اور خنکی چشم ، راحت روح کے ساتھ حاضر ہوں گا اور اس سارے اجر کا حقدار ہوں گا جو آپ نے بیان فرمایاہے اور یہ کہہ کر رونا شروع کیا یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر پڑ ا اور تمام گھر والوں نے رونا شروع کردیا اور سب کی ہچکیاں بندھ گئیں ۔
حضرت (ع) نے اپنے دست مبارک سے آنکھوں کو پوچھنا شروع کیا تو مرد بزرگ نے سر اٹھاکر امام (ع) سے عرض کیا ، فرزند رسول ، ذرا اپنا دست مبارک بڑھائیے، آپ نے ہاتھ بڑھائے، اس نے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور اپنے رخسار اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پھر اپنے شکم و سینہ پر رکھا اور سلام کرکے رخصت ہوگیا۔
امام علیہ السلام اس کو تا دیر دیکھتے رہے، اس کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ جو شخص کسی جنتی شخص کو دیکھنا چاہے، اسے اس شخص کو دیکھنا چاہیئے“۔
حکم بن عتیبہ کا بیان ہے کہ میں نے اس اجتماع جیسا کوئی ماتم نہیں دیکھاہے۔(کافی
8
/
76
/
30
)۔

1051

۔
حذیفہ!
میں نے رسول اکرم کودیکھا کہ امام حسین (ع) کا ہاتھ پکڑ کر فرمارہے ہیں کہ ایھا الناس۔ اس کا جد یوسف بن یعقوب کے جد سے افضل ہے اور یاد رکھو کہ حسین (ع) کی منزل جنّت ہے، اس کے باپ کی منزل جنّت ہے، اس کی ماں کی جگہ جنّت ہے۔اس کا بھائی جنتی ہے اور اس کے تمام دوست اور ان کے چاہنے والے سب جنتی ہیں۔(مقتل الحسین خوارزمی
1
ص
67
)۔
1052
۔ امام صادق (ع) رسول اکرم ایک سفر میں جارہے تھے، ایک مقام پر رک کر آپ نے پانچ سجدے کئے اور روانہ ہوگئے تو بعض اصحاب نے عرض کی کہ
حضور!
آج تو بالکل نئی بات دیکھی ہے؟
فرمایا کہ جبریل امین نے آکر یہ بشارت دی ہے کہ علی (ع) جنتی ہیں تو میں نے سجدہ شکر کیا، پھر کہا کہ فاطمہ (ع) جنتی ہیں تو میں نے پھر سجدہ ٔ شکر کیا تو کہا کہ حسن و (ع) و حسین (ع) بھی جنتی ہیں تو میں نے سجدہٴ شکر کیا ، پھر کہا کہ ان سب کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدہٴ شکر کیا تو کہا کہ ان کے دوستوں کا دوست بھی جنتی ہے تو میں نے پھر سجدہٴ شکر کیا۔(امالی مفید (ر)
21
/
2
روایت ابوعبدالرحمٰن)۔
1053
۔ جابر بن عبداللہ
انصاری!
ہم مدینہ میں مسجد رسول میں حضور کی خدمت حاضر تھے کہ بعض اصحاب نے جنت کا ذکر شروع کردیا، آپ نے فرمایا کہ خدا کے یہاں نور کا ایک پرچم اور زمرد کا ایک ستون ہے جسے خلقت آسمان سے دو ہزار سال قبل خلق کیا ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے’ ’ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، ال محمد خیر البریة ، اور یا علی (ع) تم اس قوم کے بزرگ ہو
۔
یہ سن کر حضرت علی (ع) نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مرتبہ کی ہدایت دی اور آپ کے ذریعہ شرافت و کرامت عنایت فرمائی ، آپ نے فرمایا یا علی (ع) ! کیا تمھیں نہیں معلوم ہے کہ جو ہم سے محبت کرے اور ہماری محبت کو اختیار کرے پروردگار اسے ہمارے ساتھ جنت میں ساکن کرے گا جیسا کہ کہ سورہٴ قمر کی آیت نمبر
55
میں بیان کیا گیا ہے۔(فضائل ابن شاذان ص
104
، احقاق الحق
4
ص

284
)۔
1054
۔ رسول
اکرم!
یا علی (ع)! جس نے تمھاری اولاد سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے خدا سے محبت کی وہ داخل جنت ہوگیا اور جس نے تمھاری اولاد سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس سے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے خدا سے دشمنی کی وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ خدا اسے داخل جہنم کردے۔(درر الاحادیث ص
51
)۔
1055
۔رسول
اکرم!
جس نے دل سے ہم سے محبت کی اور ہاتھ اور زبان سے ہماری امداد کی وہ ہمارے ساتھ جنت کی بلندترین منزل میں ہوگا اور جو ہم سے محبّت کرکے زبان سے ہماری امداد کرے گا اور ہاتھ روک لے گا وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے گا وہ اس سے کمتر درجہ میں ہوگا ۔(احقاق الحق
9
ص
484
عن الامام علی (ع))۔
1050
۔ رسول
اکرم!
جنت میں تین درجہ ہیں اور جہنم میں تین طبقے ہیں، جنّت کا اعلیٰ درجہ ہمارے اس دوست کے لئے ہے جو زبان اور ہاتھ سے ہماری امداد بھی کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف زبان ، سے قدر کرے اور اس کے بعد کا درجہ اس کے لئے ہے جو صرف دل سے محبت کرے۔(محاسن
1
ص
251
/
472
روایت ابوحمزہ ثمالی)۔
1057
۔ امام علی (ع
)!
جو ہم سے دل سے محبت کرے اور زبان سے ہماری مدد کرے اور ہاتھ سے ہمارے دشمنوں سے جہاد کرے وہ جنّت میں ہمارے درجہ میں ہوگا اورجو صرف دل اور زبان سے محبّت کرے اور جہاد نہ کرے وہ اس سے کمتر درجہ میں

ہوگا اور جو صرف دل سے محبت کرے اور ہاتھ اور زبان سے ہماری امداد نہ کرے وہ بھی جنت ہی میں رہے گا ۔(خصال ص
629
/
10
روایت ابوبصیر و محمد بن مسلم ، جامع الاخبار ص
496
/
1377
، امالی مفید
33
/
8
روایت عمر بن ابی المقدام، غرر الحکم
8146
،
8147
،
8173
، تحف العقول ص
118
)۔
1058
۔ اما م زین العابدین (ع) بیمار تھے، ایک قوم عیادت کے لئے حاضر ہوئی ، عرض کیا فرزند رسول صبح کیسی ہوئی ؟ فرمایا عافیت کے عالم میں اور اس پر خدا کا شکر
ہے، تم لوگوں کا کیا عالم ہے ، عرض کی کہ حضور آپ حضرات کی محبت و مودت میں صبح کی ہے۔
فرمایا جو ہم سے اللہ کے لئے محبت کرے گا اللہ اس کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا جس دن اس کی رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اور جو ہم سے محبت میں منتظر جزا رہے گا خدا اسے جنت میں ہماری طرف سے جزا دے گا اور جو دنیا کے لئے ہم سے محبت کرے گا خدااسے بھی بے وہم و گمان روزی عطا کردے گا۔(نور الابصار ص
154
، الفصول المہمہ ص
203
)۔
1059
۔
یونس!
میں نے امام صادق (ع) سے عرض کیا کہ آپ حضرات کی محبت اور آپ کے حق کی معرفت میری نگاہ میں تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے، تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر غضب کے آثار نمودار ہوگئے۔
فرمایایونس ! تم نے بڑا غلط حساب کیا ہے ۔ کہاں دنیا اور کہاں ہم ، اس دنیا کی حقیقت ایک غذا اور ایک لباس کے

علاوہ کیاہے جبکہ ہماری محبت کا اثر حیات دائمی ہے ۔(تحف العقول ص
379
)۔

1060
۔ رسول اکرم ۔ جو خدا پر توکل کرنا چاہتاہے اسے چاہئے کہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرے اور جو عذاب قبر سے نجات چاہتاہے اس کا بھی فرض ہے کہ میرے اہلبیت (ع) سے محبت کرے اور جو حکمت چاہتاہے اواس کا بھی فرض ہے کہ اہلبیت(ع) سے محبت کرے اور جو جنت میں بلاحساب داخلہ چاہتاہے اسے بھی چاہئے کہ اہلبیت (ع) سے محبت کرے کہ خدا کی قسم جو بھی ان سے محبت کرے گا اسے دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل ہوگا ۔(مقتل الحسین خوارزمی
1
ص
59
مائتہ منقبہ ص
106
، فرائد السمطین
2
ص
294
/
551
، ینابیع الموده
2
ص
332
/
969
، جامع الاخبار ص
62
/
77
روایات ابن عمر)۔

Source URL:
https://www.al-islam.org/ur/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%B4%D8%B4%D9%85-%D8%A2%D8%AB%D8%A7%D8%B1-%D9%85%D8%AD%D8%A8%D9%91%D8%AA-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9